السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض عورتیں پابندی سے تراویح کی نماز مسجدوں میں جا کرادا کرتی ہیں۔ ان میں بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جواپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر ہی نکل جاتی ہیں۔ بعض عورتیں مسجدوں میں جا کراونچی آواز میں باتیں کرتی ہیں۔ کیاان کا مسجد میں جا کر تراویح پڑھنا واجب ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: تراویح کی نمازنہ عورتوں پرواجب ہے اورنہ مردوں پر۔ بلکہ یہ ایک سنت ہے جس پر اللہ کی طرف سے نہایت عظیم اجروثواب ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

(مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ "(بخاری مسلم"

جس نے رمضان میں رات کی نمازیں ایمان اوراحتساب کے ساتھ پڑھیں اللہ اس کے پچھلے گناہ بخش دے گا۔''

عورتوں کا اپنے گھر میں رہ کر رمضان کی راتوں کی نمازیں پڑھنا یعنی تراویح پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ الایہ کہ مسجدوں میں جانے سے ان کا مقصد صرف تراویح پڑھنا نہیں بلکہ دوسرے نفع بخش نیک کام ہوں مثلاً وعظ وتذکیر کے پروگرام میں شامل ہوتا ہویا درس وتدریس کی مجلس ست استفادہ کرتا ہویا کسی جید قاری کی قرآءت سننی ہو توان حالتوں میں ان کا مسجد جا کر نمازادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ اس صورتوں میں نماز پڑھنے کے علاوہ دوسری نیکیاں بھی مقصودہیں اوراس لیے بھی کہ آج کل مرد حضرات اپنی عورتوں کودینی تعلیم دلانے کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے۔ اس لیے ان عورتوں کا مسجد جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کرنا ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اگروہ گھر میں بیٹھی رہیں گی تو ممکن ہے کہ انہیں نمازمیں وہ رغبت نہ پیدا ہوجو مسجد میں ہوتی ہے۔

تاہم بہرصورت عورتیں مسجدوں میں اپنے شوہروں کی اجازت ہی سے جاسکتی ہیں اورشوہروں کوبھی چاہیے کہ اپنی بیویوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکیں الایہ کہ واقعی کوئی شرعی عذرہو۔ حضورصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ "(مسلم"

''اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو مسجدوں سے نہ روکو۔''

عذرشرعی کی صورت یہ ہے کہ مثلاً: شوہر ہواوراسے بیوی کی خدمت کی ضرورت ہو۔ یا گھر میں چھوٹے چھوٹے بچے ہواورانہیں گھر میں تنہا چھوڑنا مناسب نہ ہو، وغیرہ۔

اگربچے مسجد میں شور مچاتے ہیں اورنمازیوں کوپریشان کرتے ہیں توانہیں تراویح کی نماز کے لیے مسجد لے جانا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تراویح کی نماز لمبی ہوتی ہے اوراتنی دیرتک بچوں کو سنبھالنا مشکل کام ہے بخلاف پنج وقتہ فرض نمازوں کے کہ ان کا وقت مختصر ہوتا ہے۔ رہا مسئلہ عورتوں کا مسجدوں میں جا کر باتیں کرنے کا توان کا حکم بھی مردوں جیسا ہے۔ یعنی جس طرح مردوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مسجدوں میں اونچی آوازمیں باتیں کریں اور دنیوی معاملات کے متعلق گفتگو کریں اسی طرح عورتوں کے لیے بھی یہ مناسب نہیں ہے۔

یہاں ایک خاص بات کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کچھ ایسے حضرات ہوتے ہیں جو عورتوں کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ غیرت مند ہوتے ہیں۔ اتنے زیادہ کہ ان پر تکلیف دہ حدتک پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ انہیں کسی صورت میں مسجدوں میں جانے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ آج کل مسجدوں میں عورتوں کے لیے علیحدہ محفوظ جگہ ہوتی ہے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کے لیے کوئی علی حدہ جگہ نہیں ہوتی تھی۔ ان میں بعض حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جواپنی عورتوں کو مسجد میں سرگوشیوں تک کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ وہ خوداونچی آوازوں میں باتیں کرتے ہیں۔ میں ان سے کہنا چاہوں گا کہ غیرت ایک اچھی صفت ہے لیکن اس میں حد سے تجاوز کرنا ایک ناپسندیدہ بات ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ''کچھ ایسی غیرت ہے جسے اللہ ناپسند کرتا ہے اوراس کا رسول بھی''

دورحاضر نے نئی زندگی کے دروازے عورتوں پربھی اداکیے ہیں۔ آج عورتیں اپنے گھروں سے نکل کر اسکول کالج اوربازار ہر جگہ آتی جاتی ہیں۔ لیکن اس جگہ جانے سے محروم ہوگئی ہیں جواس سرزمین پرسب سے بہتر جگہ ہے یعنی مسجد میں بغیر کسی تردد کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ عورتوں کے لیے بھی مسجدوں کے دروازے کشادہ کریں۔ انہیں بھی مسجدوں میں درس وتدریس کی مجلسوں سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کریں۔ انہیں بھی اللہ کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کا موقع عطا کریں۔ بہ شرطے کہ عورتیں اسی انداز میں مسجد جائیں جس طرح مسجد جانے کا حق ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی